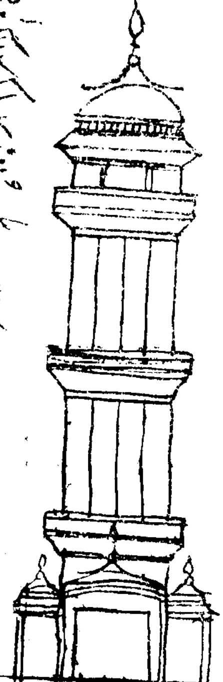
جلد ۱۲ نمبر ۱۷

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عام سے ... ۵
۲۔ ... ۳
۳۔ ہندوستان سے باہر ...
۴۔ ... ۱۲
۵۔ اپنی جماعت کے ... کم آمدنی والے لوگوں کو ۲

نوٹ۔ ... کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا تینوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے



[illegible]

یہ اخبار ہر ایک ہفتہ ... ہوتا ہے
۲۴ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ تاریخ کو قادیان
دارالامان کو شائع ہوتا ہے

الحکم

... قادیان ... دعا ... غرض دارالامان ...

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ء

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی تک لاہور میں مقیم ہیں۔ مخالفین حق نے اپنے پورے زور اور طاقت کے ساتھ نور اللہ کو اپنی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کی اور جلسوں پر جلسے کئے مگر خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ **حق اپنی برکتوں کیساتھ روشن ہو**۔ بہت سے لوگ حضرت حکیم الامۃ کے درس میں جو لاہور ہی میں ہوتا ہے آکر شامل ہوتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مختلف مقامات سے احباب نے حاضر ہو کر استفادہ فرمایا۔ ابھی تک واپسی کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

۲۔ ۱۵ اور ۱۶ مئی ۱۹۰۸ء کی درمیانی رات کو ۱۰ بجے بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر جو اس سلسلہ کے بڑے ہی مخلص اور سرگرم ممبر تھے قادیان ہی میں آکر فوت ہو گئے۔ مرحوم کئی سال سے بعارضہ سل بیمار تھے۔ کئی مرتبہ اس مرض کے دورے ہوئے اور آرام ہو ہو گیا اس مرتبہ ایسے گرے کہ پھر نہ اٹھے مرحوم کو حضرت اقدس کیساتھ خاص **محبت** اور اخلاص تھا اور خود حضرت حجۃ اللہ بھی اُن کی اس ارادت اور عقیدت کی قدر فرماتے تھے۔ مرحوم جہاں کہیں رہے سلسلہ کی اشاعت میں سرگرم رہے اس کام میں انھوں نے تکالیف بھی اٹھائیں مگر ایک دم کے لئے بھی پروا نہ کی۔ اگرچہ مرحوم نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی مگر بہت سی روحیں اُن کے لئے باقیات الصالحات کا کام دینگی جن کے لئے اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے وہ ذریعہ ہدایت ہوئے۔ مرنے والے میں بہت سی خوبیاں تھیں اور وہ احمدیت کا ایک درخشندہ نمونہ تھے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ اور اپنی زندگی کی اصل غرض کو پا گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مدارج میں ترقی بخشے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۴۔ مئی ۱۹۰۸ء بعد عصر بمقام لاہور

جماعت کو نصیحت

فرمایا ملاقات سے غرض یہی ہوتی ہے کہ امر دین کے متعلق کچھ سوچا جاوے۔ میں بار بار اور کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ظاہر نام میں تو ہماری جماعت اور دوسرے مسلمان دونو مشترک ہیں۔ تم بھی مسلمان ہو۔ وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ تم کلمہ گو ہو وہ بھی کلمہ گو ہیں تم بھی اتباع قرآن کا دعوےٰ کرتے ہو وہ بھی اتباع قرآن ہی کے مدعی ہیں۔ غرض دعووں میں تو تم اور وہ دونوں برابر ہو۔ مگر اللہ

صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا

جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو۔ اور دعوے کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیل حالت کی دلیل نہ ہو۔ اس واسطے اکثر اوقات **مجھے اس غم سے سخت صدمہ پہنچتا ہے** کہ ظاہری طور سے جماعت تعداد میں تو بہت ترقی ہو رہی ہے۔ کیا خطوط کے ذریعہ سے اور کیا خود حاضر ہو کر دونوں طرح سے سلسلہ بیعت میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ آج کی ڈاک میں بھی ایک لمبی فہرست بیعت کنندگان کی آئی ہے۔ لیکن بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور

اسپر کار بند ہونا چاہئیے ـ اور

بیعت کی حقیقت یہی ہے

کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے ـ اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے ـ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فایدہ نہیں ـ بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعث عذاب ہوگی ـ کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ اور سوچ سمجھکر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے ـ

میں خوب جانتا ہوں کہ ان باتوں کا کسی دل میں پہنچا دینا میرا کام نہیں ـ اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ میں اپنی بات کسی کے دل میں بٹھا دوں ـ مگر یہ معاملہ مجھ سے ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء اسی راہ بڑتے ہیں ـ انک لا تھدی من احببت یہ ارشاد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوتا ہے ـ اب اور کون ہے ـ جو اپنی مرضی سے کسی کو ہدایت پر قائم کر سکے ـ نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے ـ

یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے ـ بعض اوقات جماعت کا اخلاص محبت اور جوش ایمان دیکھکر خود ہمیں تعجب اور حیرت آتی ہے ـ اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں ـ ہزارہا انسان ہیں جنھوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے مگر بعض اوقات

پرانی عادات یا بشریت کی کمزوری

کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے ـ ہمارا مطلب یہ ہے بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں ـ اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں ـ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اس وقت تک حالت خطرناک ہے ـ اور قابل اطمینان نہیں ـ کیونکہ جب تک ان باتوں کا ذرہ بھی وجود موجود ہے تو اندیشہ ہے اور ایک دبدہ لگی رہتی ہے کہ کسی وقت یہ باتیں زور پکڑ جاویں اور باعث حبط اعمال ہو جاویں ـ جب تک ایک قسم کی مناسبت پیدا نہیں ہوتی ـ تب تک حالت قابل اطمینان نہیں ہوتی ـ

موت کا کوئی وقت نہیں

آئے دن طاعون ـ ہیضہ ـ زلازل ـ وبائیں ـ قحط اور اور طرح کے امراض انسان پر حملہ کر رہے ہیں ـ اور اگر یہ بھی نہ ہوں تب بھی بعض اوقات خدا تعالے کی ناگہانی گرفت اس طور سے انسان کو آدباتی ہے کہ پھر کچھ بن نہیں پڑتا ـ پس ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں

دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو ـ اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا زندہ نمونہ پیش کرو ـ عمر کا اعتبار نہیں ـ دیکھو ہر سال ہی کئی دوست ہم سے جدا ہو جاتے ہیں ـ اور کئی دشمن بھی چل بسنے ہیں ـ خدا نے بعض خوفناک خبریں دی ہیں اور وہ اپنی بات میں سچا ہے ـ اُن سے اور بھی خوف آتا ہے ـ وہ بہت ہی خطرناک ہیں ـ رنگارنگ کے خوف احاطہ کئے ہوئے ہیں ـ

طاعون نام ہے مری کا ـ لغت میں ہے الطاعون ـ الموت ـ کسی کو کیا معلوم کہ خدا کا کیا غضب بھڑکنے والا ہے ـ خدا محفوظ رکھے ـ ممکن ہے کہ ایسا شدید ہو کہ جس کی برداشت ہی نہ ہو ـ قاعدہ کی بات ہے جیسا کہ ہم نے کل بھی بیان کیا تھا کہ جب کوئی عذاب اور قہر الٰہی خود ہو جاتا ہے ـ ہیضہ یا طاعون ـ وبا ہو یا قحط ـ تو لوگ مطمئن ہو جاتے ہیں ـ چہروں پر خوشی کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں ـ اور جان لیتے ہیں کہ وقت جاتا رہا ـ پھر اس طرح سے دل سخت ہو جاتے ہیں ـ مگر تمہارا یہ کام ہونا چاہیئے کہ خدا کے آیندہ وعدوں کو یاد کر کے

ترساں و لرزاں رہو

اور قبل از وقت سنبھل جاؤ ـ نت نئی توبہ کرو ـ جو توبہ کرتا ہے وہ نیکی کیطرف رجوع کرتا ہے ـ اور جو توبہ نہیں کرتا وہ گناہ کی طرف جاتا ہے ـ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرتا ہے ـ توبہ نہ کرنے والا گناہ کی طرف جھکتا ہے اور گناہ آہستہ آہستہ کفر تک پہنچا دیتا ہے ـ تمہارا کام یہ ہے کہ کوئی ما بہ الامتیاز بھی تو پیدا کرو ـ تم میں اور تمہارے غیروں میں اگر کوئی فرق پایا جاوے گا تو جب ہی خدا بھی نصرت کرے گا ورنہ بنی اسرائیل کی طرف دیکھ لو کہ جب ان میں اور اُن کے غیر میں فرق نہ پایا گیا تو باوجودیکہ حضرت موسے اُن میں موجود تھے کافروں سے کیسی ذلت کی ہزیمت اٹھائی ـ ان کے مقابل میں ایک کافر کی تائید کی ـ اور اُن کو سزا دی ـ نبی موجود ـ کتاب موجود ـ احکام موجود باایں اُنھوں نے خلاف کیا آخر کار نزول سے بھی شکست کھائی ـ کافر تو احکام الٰہی سے بے خبر ہوتے ہیں ـ وہ ایسے مواخذہ کے قابل نہیں ہوتے ـ جیسے کوئی مان کر ـ جان پہچان کر خلاف ورزی احکام کرنے والا ـ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ـ

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

تقوٰی طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنے والے خدا کی حمایت میں ہوتے ہیں ـ اور وہ ہر وقت نافرمانی کرنے سے ترساں و لرزاں رہتے ہیں ـ

آج کل دُنیا کا اصول منافقانہ زندگی بسر کرنا ہو گیا ہے اول اول انسان انسان سے نفاق کرتا ہے اور منافقانہ رنگ میں ہاں میں ہاں ملاتا ہے ـ حالانکہ دلوں میں کدورت اور رنج و بغض بھرا ہوتا ہے ـ پھر یہ عادت ترقی کرتے کرتے ایسی بڑھتی ہے کہ خدا سے بھی منافقانہ تعلق کرنا چاہتا ہے ـ اور خدا کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے ـ حالانکہ جانتا ہے کہ خدا علیم بذات الصدور ہے ـ دل سے تو مومن ہوتا نہیں مگر خدا کے آگے مومن بننا چاہتا ہے بھلا خدا کسی کے دھوکے میں آسکتا ہے؟ ہرگز نہیں ـ دیکھو تقوٰی ایک ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ایک متقی انسان کی خاطر دوسروں پر بھی رحم کرتا ہے ـ اور اس کے اہل و عیال ـ خویش و اقارب اور متعلقین پر بھی اثر پڑتا ہے ـ اور اسی طرح سے اگر جرائم اور فسق و فجور کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا اثر بھی پڑتا ہے ـ غرض

خدا سے ڈرنا اور متقی بننا

بڑی چیز ہے ـ خدا اس کے ذریعہ سے ہزار آفات سے بچا لیتا ہے ـ بجز اس کے کہ خدا تعالےٰ کی حفاظت اسکے شامل ہو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مجھے بلا نہیں پکڑے گی اور کسی کو بھی مطمئن نہیں ہونا چاہیئے ـ آفات تو ناگہانی طور سے آجاتے ہیں کسی کو کیا معلوم کہ رات کو کیا ہوگا لکھا ہے کہ ایک بار آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ـ سب سے پہلے بہت روئے ـ اور پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ـ عباد اللہ خدا سے ڈرو ـ آفات اور بلیات چیونٹیوں کی طرح انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں بجز اس کے کہ سچے دل سے توبہ استغفار میں مصروف ہو جاؤ ـ استغفار اور توبہ کا یہ مطلب نہیں جو آجکل لوگ سمجھے بیٹھے ہیں ـ استغفر اللہ ـ استغفر اللہ کہنے سے کوئی فایدہ نہیں ہو سکتا جبکہ اس کے معنے بھی کسی کو معلوم نہیں ـ استغفر اللہ ایک عربی زبان کا لفظ ہے ان لوگوں کی تو چونکہ یہ مادری زبان تھی اور وہ

اس کے مفہوم کو اچھی طرح سے سمجھے ہوتے تھے۔ استغفار کے معنے یہ ہیں کہ خدا سے اپنے گذشتہ جرائم اور معاصی کی سزا سے حفاظت چاہنا۔ اور آئندہ گناہوں کے سرزد ہونے سے حفاظت مانگنا۔

استغفار انبیاء بھی کیا کرتے ہیں۔ اور عوام بھی۔ بعض نادان پادریوں نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے استغفار پر اعتراض کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اُن کے استغفار کرنے سے نعوذ باللہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا گناہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ استغفار تو ایک اعلےٰ صفت ہے۔ انسان فطرتاً ایسا بنا ہے کہ کمزوری۔ اور ضعف اس کا فطری تقاضا ہے۔ انبیاء اس فطرتی کمزوری اور ضعف بشریت سے خوب واقف ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہ دعا کرتے ہیں کہ یا الٰہی تو ہماری ایسی حفاظت کر کہ وہ بشری کمزوریاں ظہور پذیر ہی نہ ہوں۔ غفر کہتے ہیں ڈھکنے کو۔ اصل بات یہی ہے کہ جو طاقت خدا کو ہے وہ نہ کسی نبی کو ہے نہ ولی کو اور نہ رسول کو۔ کوئی دعوے نہیں کر سکتا کہ میں اپنی طاقت سے گناہ سے بچ سکتا ہوں۔ پس انبیاء بھی حفاظت کے واسطے خدا کے محتاج ہیں۔ پس اظہار عبودیت کیواسطے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور انبیاء کی طرح اپنی حفاظت خدا سے مانگا کرتے تھے۔ یہ اُن لوگوں کا خیال غلط ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام استغفار نہ کرتے تھے یہ اُن کی بے وقوفی اور بے سمجھی ہے۔ اور یہ

حضرت عیسیٰ پر تہمت لگاتے ہیں

انجیل میں غور کرنے سے صریح اور صاف طور سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے جا بجا اپنی کمزوریوں کا اعتراف کیا۔ اور استغفار بھی کیا ہے۔ اچھا بھلا ایلی ایلی لما سبقتانی سے کیا مطلب۔ الی الی کر کے کیوں نہ پکارا عبرانی میں ایل خدا کو کہتے ہیں۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ رحم کر اور فضل کر۔ اور مجھے ایسے بے سروسامانی میں نہ چھوڑ (یعنی میری حفاظت کر)

درحقیقت مشکل تو یہ ہے کہ ہندوستان میں بوجہ اختلاف زبان استغفار کا اصل مقصد ہی مفقود ہو گیا ہے اور ان دعاؤں کو ایک جنتر منتر کیطرح سمجھ لیا ہے۔ کیا نماز۔ اور کیا استغفار اور کیا توبہ اگر کسی کو نصیحت کرو کہ استغفار پڑھا کرو تو وہ یہی جواب ملتا ہے کہ میں تو استغفار کی سَو بار یا دو سَو بار تسبیح پڑھتا ہوں۔ مگر مطلب پوچھو تو کچھ جانتے ہی نہیں۔ استغفار ایک عربی لفظ ہے۔ اس کے معنے ہیں۔

طلب مغفرت

کرنا۔ کہ یا الٰہی ہم سے پہلے جو گناہ سرزد ہو چکے ہیں۔ اُن کے بد نتائج سے ہمیں بچا کیونکہ گناہ ایک زہر ہے۔ اور اس کا اثر بھی لازمی ہے۔ اور آئندہ ایسی حفاظت کر کہ گناہ ہم سے سرزد ہی نہ ہوں۔ صرف زبانی تکرار سے مطلب حاصل نہیں ہوتا۔

توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بدکام سے رجوع کرنا۔ توبہ کوئی بُرا کام نہیں ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنے والا بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے۔ خدا کا نام بھی تواب ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعال بد سے نادم ہو کر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ اس بدکام سے باز رہنے کا عہد کر لیتا ہے تو اللہ تعالےٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے رحمت سے۔ خدا انسان کی توبہ سے بڑھکر توبہ کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے۔ تو خدا اُس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے۔ اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا دوڑ کر آتا ہے یعنے اگر انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالےٰ بھی رحمت فضل اور مغفرت میں انتہا درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا سے مُنہ پھیر کر بیٹھ جاوے تو خدا کو کیا پروا۔ دیکھو یہ

خدا کے فیضان کے لینے کی راہیں

ہیں۔ اب دروازے کھلے ہیں تو سورج کی روشنی برابر اندر آ رہی ہے اور ہمیں فایدہ پہنچا رہی ہے۔ مگر اگر ابھی اس مکان کے تمام دروازے بند کر دئے جاویں تو ظاہر ہے کہ روشنی آنی موقوف ہو جاوے گی اور بجائے روشنی کے ظلمت آ جاوے گی۔ بس اسی طرح سے دل کے دروازے بند کرنے سے تاریکیٔ ذنوب اور جرائم آ موجود ہوتی ہے۔ اور اس طرح انسان خدا کی رحمت اور فضل کے فیوض سے بہت دور جا پڑتا ہے۔ بس چاہیے کہ توبہ استغفار

منتر جنتر کی طرح

نہ پڑھو بلکہ ان کے مفہوم اور معانی کو مدنظر رکھکر ترپ اور سچی پیاس سے خدا کے حضور دعائیں کرو۔ توبہ میں ایک مخفی عہد بھی ہوتا ہے۔ کہ فلاں گناہ میں کرتا تھا اب آئندہ وہ گناہ نہیں کرونگا۔ اصل میں انسان کی خدا تعالےٰ پردہ پوشی کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ستار ہے۔ بہت سے لوگوں کو

خدا کی ستاری نے ہی نیک بنا رکھا

ہے۔ ورنہ اگر خدا ستاری نہ فرماوے تو پتہ لگ جاوے کہ انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں۔ انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللہ کرے۔ یعنے جو جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے۔ اور اپنے آپ کو خدا کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا میں عفو ہے انسان بھی عفو کرے۔ رحم ہے۔ حلم ہے۔ کرم ہے۔ انسان بھی رحم کرے۔ حلم کرے لوگوں سے کرم کرے۔ خدا ستار ہے۔ انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہیئے۔ اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی کوئی بدی یا نقص دیکھتے ہیں جتنک اس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کر لیں اُن کو کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے جو

اپنے بھائی کی عیب چھپاتا ہے خدا اُسکی پردہ پوشی

کرتا ہے۔ انسان کو چاہیئے شوخ نہ ہو۔ بے حیائی نہ کرے۔ مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے۔ محبت اور نیکی سے پیش آوے۔ اپنے نفسانی اغراض کی وجہ سے کسی سے بغض نہ رکھے۔ سختی اور نرمی مناسب موقع اور مناسب حال کرے۔ اور اگر کسی جگہ درشتی کرنی بھی پڑ جائے تو اس طرح کرے جس طرح کوئی کسی کا مامور یا نائب حکم کی پابندی کی وجہ سے کرتا ہے۔ انبیاء نے بھی بعض الوقات سختی کی ہے مگر نہ جوش نفس سے بلکہ محض خدا کے حکم اور اصلاح کی غرض سے۔ ہم نے کسی کتاب میں ایک حکایت پڑھی ہے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کی ایک کافر سے جنگ ہوئی۔ جنگ میں مغلوب ہو کر وہ کافر بھاگا حضرت کرم اللہ وجہہ نے اس کا تعاقب کیا۔ اور آخر اسے پکڑا۔ اُس سے کُشتی کر کے اس کو زیر کر لیا جب آپ رضی اللہ عنہ اُس کی چھاتی پر خنجر نکال کر اس کے قتل کرنے کیواسطے بیٹھ گئے تو اُس کافر نے آپؓ کے مُنہ پر تھوک دیا۔ اس سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کی چھاتی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اس سے الگ ہو گئے۔ وہ کافر اس معاملہ سے حیران ہوا اور تعجب سے اس کا باعث دریافت کیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم لوگ تم سے جنگ کرنے

ہیں تو محض خدا کے حکم سے کرتے ہیں۔ کسی نفسانی غرض سے نہیں کرتے۔ بلکہ ہم تو تم لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے تم کو پکڑا خدا کے لئے تھا۔ مگر جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا تو اس سے مجھے بشریت کی وجہ سے غصہ آ گیا۔ تب میں ڈرا کہ اگر اس وقت جبکہ اس معاملہ میں میرا نفسانی جوش بھی شامل ہو گیا ہے تم کو قتل کروں تو میرا سارا ساختہ پرداختہ ہی برباد نہ ہو جاوے اور جوشِ نفس کی ملونی کی وجہ سے میرے نیک اور خالصاً للہ اعمال بھی حبط نہ ہو جاویں۔ یہ ماجرا دیکھ کر کہ ان لوگوں کا اتنا باریک تقویٰ ہے اس نے کہا کہ میں نہیں یقین کر سکتا کہ ایسے لوگوں کا دین باطل ہو لہذا وہ وہیں

مسلمان ہو گیا

غرض اسی طرح ہماری جماعت کے بھی جنگ ہوتے ہیں۔ ان میں جوشِ نفس کو شامل نہ کرنا چاہیے۔ دیکھو اگر ہم خدا کے نزدیک کافر اور دجال نہیں ہیں تو پھر کسی کے کافر اور دجال وغیرہ کہنے سے ہمارا کچھ بگڑتا نہیں۔ اور اگر واقع میں ہی ہم خدا کے حضور میں مقبول نہیں بلکہ مردود ہیں تو پھر کسی کے اچھا کہنے اور نیک بنانے سے ہم خدا کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ پس تم یاد رکھو کہ نرمی عمدہ صفت ہے نرمی کے بغیر کام چل نہیں سکتا۔

فتح جنگ سے نہیں

جنگ سے اگر کسی کو نقصان پہنچا دیا تو کیا کیا؟ چاہیئے کہ دلوں کو فتح کرو۔ اور دل جنگ سے فتح نہیں ہوتے بلکہ اخلاق فاضلہ سے فتح ہوتے ہیں۔ اگر انسان خدا کے واسطے دشمن کی اذیتوں پر صبر کرنے والا ہو جاوے تو آخر ایک دن ایسا بھی آ جاتا ہے کہ خود دشمن کے دل میں ایک خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اثر ہوتا ہے۔ اور جب وہ برکات۔ فیوض اور نصرت الٰہی کو دیکھتا ہے اور اخلاق فاضلہ کا برتاؤ دیکھتا ہے تو خود بخود اس کے دل میں ایسا خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر یہ شخص جھوٹا ہی ہوتا اور خدا پر افترا کرنے والا ہی ہوتا تو اس کی یہ نصرت اور تائید تو ہرگز نہ ہوتی۔

ان لوگوں نے کوئی ہمیں ہی یہ گالیاں نہیں دیں۔ بلکہ یہ معاملہ تمام انبیاء کے ساتھ اسی طرح چلا آیا ہے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی کذاب۔ ساحر۔ مجنون۔ مفتری وغیرہ الفاظ سے یاد کیا گیا تھا۔ اور انجیل کھول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ حضرت عیسےٰؑ سے بھی ایسا ہی برتاؤ کیا گیا۔ حضرت موسےٰؑ کو بھی گالیاں دی گئی تھیں۔ اصل میں تشابہت قلوبھم والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ یا حسرۃ علے العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ کوئی بھی ایسا سچا نبی نہیں آیا کہ آتے ہی اس کی عزت کی گئی ہو

ہم کیونکر سنت اللہ سے باہر ہو سکتے

ہیں۔ بات تو آسان سی تھی اور معاملہ بڑا صاف تھا۔ مگر ان منصوبہ بازوں نے معاملہ کچھ کا کچھ کر دیا ہے۔ کیا یہ سچ ہے کہ ہم نبیوں کو گالیاں دیتے ہیں؟ ہم تو اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے آئے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ ہماری کتابیں دیکھ لو۔ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ کس طرح ہمارا ہر ذرہ ذرہ خدا کی راہ میں فدا اور قربان ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ہم نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ یہ نزاع لفظی ہے۔ مکالمہ مخاطبہ کے تو یہ لوگ خود بھی قائل ہیں۔ اسی مکالمہ مخاطبہ کا نام اللہ تعالےٰ نے دوسرے الفاظ میں نبوت رکھا ہے ورنہ اُس تشریعی نبوت کا تو ہم نے بارہا بیان کیا ہے کہ ہم نے ہرگز ہرگز دعوےٰ نہیں کیا۔ قرآن سے برگشتہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے برگشتہ ہو کر نبوت کا دعوےٰ کرنے والے کو تو ہم واجب القتل اور لعنتی کہتے ہیں۔ اس طرح کی نبوت کا کہ گویا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو منسوخ کر دے دعوےٰ کرنے والے کو

ہم ملعون اور واجب القتل

جانتے ہیں۔ ہم یہ جو اللہ تعالےٰ کے فضل ہیں یہ سب رسول اکرمؐ کے فیض سے ہی ہیں۔ آں حضرتؐ سے الگ ہو کر ہم سچ کہتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں اور خاک بھی نہیں۔ آنحضرتؐ کی عزت اور مرتبہ دل میں اور ہر رگ و ریشہ میں ایسا سمایا ہے کہ ان کو اس درجہ سے خبر تک بھی نہیں۔ کوئی ہزار تپیا کرے۔ جپ کرے۔ ریاضت شاقہ اور محنتوں سے مشت استخوان ہی کیوں نہ رہ جاوے مگر ہرگز کوئی سچا روحانی فیض بجز آں حضرتؐ کی پیروی اور اتباع کے کبھی میسر آ سکتا ہی نہیں۔ اور ممکن ہی نہیں۔ اب جبکہ ہمارا یہ حال ہے اور ایسا ایمان ہے تو پھر ان کا ہمیں کافر و دجال کہنا کیا معنے رکھتا ہے؟

ابھی چند روز ہوئے ہمارے پاس ایک اور نیا فتوےٰ چھپ کر آیا ہے۔ جس میں ہمیں طرح طرح کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ ان باتوں سے ہمارا کچھ بگڑتا نہیں۔ اگر ہم خدا کی نظر میں مقبول ہیں تو پھر ان کے فتوے ہمیں کوئی ضرر دے سکتے ہی نہیں۔

ہمیں کافر کہنے والے خود بھی تو کفر سے نہیں بچے۔ بلکہ ان کا کفر تو بہت پکا کفر ہے۔ ان کے واسطے تو لکھا جا چکا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ صرف دھونے سے پاک نہیں ہو سکتی۔ بلکہ بنیٹس الکماڑکر نیا فرش لگایا جانے سے مسجد پاک ہوتی تھی۔ ہمارے واسطے ایسی بات تو نہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ جتنے اہل اللہ گذرے ہیں کوئی بھی تکفیر سے نہیں بچا۔ کیسے مقدس اور صاحب برکات تھے حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ اُن پر بھی قریباً دو سو علماء وقت نے کفر کا فتویٰ لکھا تھا۔ ابن جوزی جو محدث وقت تھا اُس نے اُن کی تکفیر کی نسبت ایک خطرناک کتاب تالیف کی اور اُس کا نام تلبیس ابلیس رکھا۔ سُنا گیا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب پر بھی کفر کا فتویٰ لگایا گیا تھا۔

یہ تو کفر بھی مبارک ہے

جو ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اور خدا کے مقدس لوگوں کے حصہ میں ہی آتا رہا ہے۔ ہمارا اس وقت اصل مدعا یہ ہے کہ ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ کفر سچا ہی ثابت ہو جاوے۔ انسان اگر خدا کے نزدیک بھی مورد قہر و عذاب الٰہی ہو تو پھر دشمن کی بات بھی ہی ہو جایا کرتی ہے۔ خالی شیخیوں سے اور بے جا تکبر اور بڑائی سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اور انکسار اور تواضع اختیار کرنی چاہیے۔

دیکھو آں حضرتؐ جو کہ حقیقتاً سب سے بڑے اور مستحق بزرگی تھے اُن کے انکسار اور تواضع کا ایک نمونہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ لکھا ہے کہ ایک اندھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن آپؐ کے پاس عمائد مکہ اور رؤساء شہر جمع تھے اور آپؐ ان سے گفتگو میں مشغول تھے۔ باتوں میں مصروفیت کی وجہ سے کچھ دیر ہو جانے سے وہ نابینا اُٹھ کر چلا گیا۔ یہ ایک معمولی بات تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق سورۃ نازل فرما دی۔ اس پر آنحضرتؐ اس کے گھر میں گئے اور اُسے ساتھ لا کر اپنی چادر مبارک بچھا کر بٹھایا۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں

عظمت الٰہی ہوتی ہے

اُن کو لازماً خاکسار اور متواضع بننا ہی پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی بے نیازی سے ہمیشہ ترساں و لرزاں رہتے ہیں۔ کیونکہ آنا کہ ہر وقت خدا سے ترساں ترہ کیونکہ جس طرح اللہ تعالےٰ نکتہ نواز ہے اسی طرح نکتہ گیر بھی ہے۔ اگر کسی حرکت سے ناراض ہو جاوے تو دم بھر میں سب کارخانہ ختم

رسالہ الصّارم الرّبانی

مصنفہ مولوی محمد حامد رضا خانصاحب بریلوی مطبوعہ مطبع حنفیہ

پر ریویو

(از سید صادق حسین صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

استفتا کے بعد اس رسالہ میں بریلوی ملا کا فتوے درج ہے۔ فتوے میں ایک تمہید کے بعد پانچ مقدمات لکھے ہیں مقدمہ اولے کا خلاصہ مفتی صاحب کے الفاظ میں صفحہ ۷ سے نقل کیا جاتا ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق اس زمانہ فساد میں ایک تو پیٹ بھرے بے فکرے نیچری حضرت تھے۔ جنھوں نے حدیثوں کو یکسر ردی کر دیا اور بزور زبانی صرف قرآن عظیم پر دار مدار رکھا حالانکہ واللہ وہ قرآن کے دشمن اور قرآن اُن کا دشمن وہ قرآن کو بدلنا چاہتے ہیں اور مراد الٰہی کے خلاف اپنے ہوائے نفس کے موافق اس کے معنے گڑھتا۔ اب دوسرے یہ حضرات نئے نبیش کے بھی اس انوکھی آن والے پیدا ہوئے کہ ہم کو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے۔ جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے تو بات کیا ہے کہ یہ دونوں گمراہ طائفے دل میں خوب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دربار میں ان کا ٹھکانا نہیں۔ حضور کی ......

روشن حدیثیں ان کے مردود خیالات کے شان پر دست پا پیچے بکھیر رہی ہیں اس لئے اپنی بگڑانی بنانے کو پہلے ہی دروازہ بند کرتے ہیں کہ ہمیں صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہئے جس میں عوام بیچاروں کے سامنے اپنے سے گڑھنے لینے کی گنجائش ہو۔ مسلمانو تم ان گمراہوں کی ایک نہ سنو اور جب نہیں قرآن میں شبہ ڈالیں تم حدیث کی پناہ لو۔ اگر اس میں این و آن نکالیں تم آئمہ کا دامن پکڑو۔ اس تیسرے درجہ پر آ کر حق و باطل صاف کھل جائے گا۔ اس وقت یہ ضال مضل طائفے بھاگتے ہوئے نظر آئیں گے"

اس تحریر میں مفتی خان صاحب نے پبلک کو یقین دلانا چاہا ہے کہ فرقہ نیچریہ کی طرح فرقہ احمدیہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے منکر ہے۔ معاذ اللہ مولوی مفتی بن کر یہ جھوٹھ اور افترا۔

اے مفتی ملا تجھے جھوٹھ بولتے اور افترا پردازی کرتے ہوئے شرم کیوں نہیں آئی کیا تجھے مرنا نہیں۔ اے حنفی بھائیو تم ہی خدا کے واسطے آنکھیں کھولو دروغ بات اور افترا پرداز مولویوں کی تحریر پر بھروسہ کر کے اپنے ایمان کو برباد نہ کرو۔ آؤ میں

تمہیں دکھلاؤں کہ مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارہ میں اپنی جماعت کو کیا تعلیم دی ہے حضرت اقدس ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۵۵-۵۵۰ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"وہ حال کے نیچری جن کے دلوں میں کچھ بھی عظمت قال اللہ اور قال الرسول کی باقی نہیں رہی یہ اپنے اصل خیال پیش کرتے ہیں کہ جو مسیح ابن مریم کے آنے کی خبریں صحاح میں موجود ہیں یہ تمام خبریں ہی غلط ہیں شاید ان کا ایسی باتوں سے مطلب یہ ہے کہ تا اس عاجز کے اس دعوے کی تحقیر کر کے کسی طرح اس کو باطل ٹھہرایا جاوے لیکن وہ اس قدر متواترات سے انکار کر کے اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈالتے ہیں یہ بات ظاہر ہے کہ تواتر ایک ایسی چیز ہے کہ اگر غیر قوموں کی تواریخ کے رو سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہمیں قبول کرنا ہی پڑتا ہے جب کہ ہندوؤں کے بزرگوار راجہ رام چندر اور کرشن وغیرہ کا وجود تواتر کے ذریعہ سے ہی ہم نے قبول کیا ہے گو تحقیق و تفتیش تاریخی واقعات میں ہندو لوگ بہت کچے ہیں مگر باوجود اس قدر تواتر کے جو ان کی مسلسل تحریروں سے پایا جاتا ہے ہرگز یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ راجہ رام چندر اور راجہ کرشن یہ سب فرضی ہی نام ہیں۔

اب سمجھنا چاہئے کہ گو اجمالی طور پر قرآن شریف اکمل و اتم کتاب ہے مگر حصہ کثیرہ دین کا اور طریقہ عبادات وغیرہ کا مفصل ...... ہی ہم نے لیا ہے اور اگر احادیث کو ہم بکلی ساقط الاعتبار سمجھ لیں تو پھر اس قدر بھی ثبوت دینا ہمیں مشکل ہوگا کہ درحقیقت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما و عثمان ذوالنورین اور جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور اکابر المومنین تھے اور وجود رکھتے تھے صرف فرضی نام نہیں کیونکہ قرآن کریم میں ان میں سے کسی کا نام نہیں ہاں اگر کوئی حدیث قرآن شریف کی کسی آیت سے صریح مخالف و متغائر ہے مثلاً قرآن شریف کہتا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا اور حدیث یہ کہے کہ فوت نہیں ہوا تو ایسی حدیث مردود اور ناقابل اعتبار ہوگی لیکن جو حدیث قرآن شریف کے مخالف نہیں بلکہ اس کے بیان کو اور بھی بسط سے بیان کرتی ہے وہ بشرطیکہ جرح سے خالی ہو قبول کرنے کے لائق ہے۔ پھر یہ کمال درجہ کی بے نصیبی اور بھاری غلطی ہے کہ یک لخت تمام حدیثوں کو ساقط الاعتبار سمجھ لیں اور ایسی متواتر پیشگوئیوں کو جو خیر القرون میں ہی تمام ممالک اسلام میں پھیل گئی تھیں اور مسلمات میں سمجھی گئی تھیں بد

موضوعات داخل کر دیں۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہموزن ثابت نہیں ہوتی تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے انجیل بھی اس کی مصدق ہے اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالےٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا اور بباعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی اس لئے جو بات ان کی اپنی سمجھ سے بالاتر ہو اس کو محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔ قانون قدرت بے شک حق اور باطل کے آزمانے کے لئے ایک آلہ ہے مگر ہر ایک قسم کی آزمائش کا اسی پر مدار نہیں ہے علاوہ اور آلات اور محک بھی تو ہیں جن کے ذریعہ سے ... درجہ کی صداقتیں آزمائی جاتی ہیں بلکہ اگر سچ پوچھو تو قانون قدرت مصطلحہ حکما کے ذریعہ سے جو جو صداقتیں معلوم ہوتی ہیں وہ ایک ادنیٰ درجہ کی صداقتیں ہیں لیکن اس فلسفی قانون قدرت سے ذرہ اوپر چڑھ کر ایک اور قانون قدرت بھی ہے جو نہایت دقیق اور غامض اور بباعث دقت و تموج ... کی نظروں سے چھپا ہوا ہے جو عارفوں پر ہی کھلتا ہے اور روحانیوں پر ہی ظاہر ہوتا ہے اس دنیا کی عقل اور اس دنیا کے قوانین شناس اس کو شناخت نہیں کر سکتے اور اس سے منکر ہیں یہی وجہ ہے کہ جو امور اس کے ذریعہ سے ثابت ہو چکے ہیں اور جو سچائیاں اس کے طفیل سے پایہ ثبوت پہنچ چکی ہیں وہ ان سفلی فلاسفروں کی نظر میں اباطیل میں داخل ہیں ملائک کو یہ لوگ صرف قوے خیال کرتے ہیں اور وحی کو یہ لوگ صرف فکر اور سوچ کا ایک نتیجہ سمجھتے ہیں یا ہر ایک بات جو دل میں پڑ جاتی ہے اس کا نام وحی رکھ لیتے ہیں اور قرآن کریم اور دوسری الٰہی کتابوں کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا نبیوں نے آپ بنا لی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ذات قوی و قیوم جو اس عالم کے ظاہر و باطن کی مدبر ہے اسی کی عظمت ان کے دل میں نہیں اور اس کو ایک مردہ یا سویا ہوا یا ناتوان اور غافل کیا گیا ہے اور اس کی تمام قدرتی عمارت کے مسمار کرنے کی فکر میں ہیں۔

معجزات سے بکلی منکر اور فرقانی پیشگوئیوں سے انکاری ہیں اور اپنی نابینائی کی وجہ سے قرآن کریم کو ایک ادنے سے معجزہ بھی نہیں سمجھتے حالانکہ وہ تمام معجزات سے برتر و اعلیٰ ہے۔ بہشت و دوزخ کی ایسی ضعیف طور پر تاویل کرتے ہیں کہ جس سے منکر ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔ حشر اجساد سے بکلی انکاری ہیں عبادات اور صوم و صلوٰۃ پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں اور روبحق ہونے کی جگہ رو بدنیا ہونا ان کے نزدیک بہتر ہے اور جو شخص روبحق ہو وہ ان کے نزدیک سادہ لوح اور ابلہ اور ایک بے وقوف درویش ہے۔ مسلمانوں کی بدقسمتی سے یہ فرقہ بھی اسلام میں پیدا ہو گیا جس کا قدم دن بدن الحاد کے میدانوں میں آگے ہی آگے چل رہا ہے۔ اے خدا اے میرے قادر خدا مدد کر کہ لوگوں نے افراط اور تفریط کی راہیں لے لی ہیں بعض نے تیرے کلام کے بیّنات تیرے کلام کے اشارات تیرے کلام کے دلالات تیرے کلام کے محوا کو بکلی چھوڑ کر بے بنیاد اکاذیب کو اس کی جگہ پسند کر لیا اور بعض نے تیرے کلام کو بھی چھوڑا اور تفسیر کو بھی چھوڑا اور صرف اپنی ناقص عقل کو اپنا رہبر بنا لیا اور امام الرسل کو چھوڑ کر یورپ کے تاریک خیال محجوب فلاسفروں کو اپنا امام بنا لیا۔"

پھر اسی رسالہ کے صفحہ ۸۳۵ میں مبایعین کو بطور نصیحت تحریر فرماتے ہیں۔

"وہ چاہتا ہے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو۔ اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ۔ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دکھ اٹھا لو۔ ولا تموتن الا وانتم مسلمون"

اب اے بھائیو دیکھو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور احمدی لوگوں کے یہ عقاید ہیں پھر ذرا سوچو کہ بریلوی ملا کس قدر دیدہ دلیری سے آپ لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونک کر متاع ایمان لوٹ لینا چاہتا ہے پس خدا کے واسطے ہوش سنبھالو اور غارتگر ایمان فریب مجسم شکم پرست ملانوں کے بہکانے میں آ کر امام الزمان کی بیعت سے اپنے آپ کو محروم نہ بناؤ۔

(باقی آئندہ)

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیّبات

فرمایا جو کسی کی گم شدہ چیز کو پا کر اپنے گھر لاوے وہ گمراہ ہے اور اگر وہ چیز لوگوں کو شناخت کراوے اور رکھے جس کی ہو پہنچائے تو مضایقہ نہیں۔

فرمایا۔ کوئی کھانا اپنے قوت بازو سے بہتر نہیں۔

فرمایا مزدور کی مزدوری اُس کے پسینہ سوکھنے سے پہلے دے دو۔

فرمایا۔ کاریگروں کی مدد کرو یا جو صنعت نہ جانتا ہو اُس کو سکھلاؤ۔

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا آپ گانٹھ لیتے تھے اپنے گھر کا کام کاج آپ کرتے تھے اپنے جانوروں کا دودھ آپ دوہتے تھے اور اپنی خدمت آپ ہی کرتے تھے۔

فرمایا۔ مالدار کو اور جو قوت بازو سے کما سکتا ہے اُس کو خیرات مانگنا اور لینا جایز نہیں۔

فرمایا۔ جو شخص رسی لیکر جنگل سے لکڑیوں کا بوجھ باندھکر اپنی ... پشت پر لاد کر شہر میں بیچے اور اپنی آبرو سے اپنی گذر کرے یہ کام اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے۔

فرمایا۔ جو خدا کی پناہ چاہے اُسے پناہ دو جو خیرات مانگے اُسے خیرات دو۔ جو دعوت کرے قبول کرو جو تم پر احسان کرے اُس کا نیک بدلہ دو اور اگر ایسا موقعہ نہ ملے تو اُس کے لئے خدا سے یہاں تک دعا کرو کہ تمہارا دل گواہی دے کہ ہم نے دعا میں اُس کا عوض دے دیا۔

فرمایا۔ دُنیا میں مسافر کی مانند رہو جو راستہ چل رہا ہو۔

فرمایا۔ زندگی بے اعتبار ہے۔ شام کو صبح کی اور صبح کو شام کی امید نہیں تندرستی میں بیماری کے لئے اور زندگی میں آخرت کے لئے سامان کرو۔

فرمایا۔ موت کو زیادہ یاد کرو جو تمام لذتوں کو مٹا دیتی ہے۔

فرمایا۔ کامل حیادار وہ ہے جو دماغ کو بُرے خیالات سے اور پیٹ کو حرام لقمہ سے بچاوے اور موت کو اور جسم کے خاک ہو جانے کو نہ بھولے اور جو شخص آخرت کا خواستگار ہو وہ دنیاوی آرائش و نمایش کو چھوڑ دے۔

فرمایا۔ جو خدا کو یاد کرتا ہے وہ مثل زندہ کے ہے اور جو خدا کو یاد کرتا ہے وہ مانند مردہ کے ہے۔

فرمایا۔ جسم میں ایک بوٹی ہے جب وہ سنورتی ہے تو تمام جسم سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑتی ہے تو تمام بدن بگڑ جاتا ہے یاد رکھو وہ بوٹی دل ہے۔

فرمایا۔ یا اللہ ہمارے ظاہر کی بہ نسبت ہمارے باطن کو درست و بہتر بنا۔

فرمایا۔ چار چیزیں جس کو مل جائیں اُس کو دنیا و آخرت کی خوبیاں مل گئیں۔

(۱) شکر کرنے والا دل (۲) خدا کا ذکر کرنے والی زبان (۳) بلاؤں پر صبر کرنے والا بدن (۴) اپنے نفس میں اور خاوند کے مال میں نہ خیانت کرنے والی بی بی۔

فرمایا۔ سادہ پن پھٹے پُرانے کپڑوں سے عار نہ کرنا۔ مومن کی علامت ہے۔

فرمایا۔ جو دُنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا خدا اُسکو آخرت میں ذلت کا لباس پہناوے گا۔

فرمایا۔ جو باوجود مقدرت کے خوبصورت لباس ترک کر دے گا خدا اُس کو خلعت بزرگی عنایت فرمائے گا۔

فرمایا۔ خدا پسند کرتا ہے کہ بندوں پر اپنی نعمتوں کا اثر پاوے۔

فرمایا۔ کھاؤ پیو اور خیرات کرو اور پہنو اوڑھو جہاں تک کہ فضول خرچی اور غرور نہ ہو۔

فرمایا۔ رسول اکرم روحی فداہٗ نے چکنے اور ریشمی اور کُسم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص عمدہ قیمتی چادر اوڑھکر اتراتا ہوا چلا کرتا تھا جس سے غرور ٹپکتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ برباد ہوا۔

فرمایا۔ یاد رکھو سوا خدا کے سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں۔

فرمایا۔ بد آدمی کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے اور نیک صحبت تنہائی سے بہتر ہے اور نیکی سکھلانا چپ رہنے سے بہتر ہے۔ اور برائی سکھلانے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

فرمایا۔ زیادہ ہنسنے سے بچو اس لئے کہ زیادہ ہنسنے سے دل مرتا ہے۔ اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔

فرمایا۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ خواہ تم کسی جگہ رہو۔

فرمایا۔ جو شخص فروتنی اور تواضع کرتا ہے خدا اُسکو عزت دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے کو ذلیل سمجھتا ہے مگر لوگ اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جو تکبر کرتا ہے خدا اُس کو ذلیل کرتا ہے اگرچہ وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے لیکن لوگ اسکو دکتے سے ذلیل و حقیر جانتے ہیں۔

(انوار الاسلام)

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ بہترین پشاوری کی لکڑی کے جن کے ہینڈل کاک کین اور ربڑ کے بنے ہوئے ہیں قیمت ۲ روپیہ۔ کرکٹ بیٹ بہترین کشمیری لکڑی کے کین ہینڈل ۱ روپیہ لڑکوں کے میچ کے لئے نہایت عمدہ بیٹ کرکٹ بیٹ سوم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوتا ہے کرکٹ بیٹ ان کی لکڑی چیدہ مضبوط اور پائدار پریکٹس کے لئے کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے

بچوں کے کرکٹ بیٹ ۱۲ و ۱۴ برس کے واسطے درست ایک ٹرکس ایک بال لکڑی کا فی بکس فی سیٹ

فٹ بال عمدہ کا ڑھا ہوا پائدار اور مضبوط ٹیپ نہایت پائیدار

بچوں کے لئے فٹ بال بلیڈر

کرکٹ بال گٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے دھاگے کے بیج

پریکٹس

کرکٹ وکٹیں فی کا پی

المشتہر

نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم پریکٹس بیٹ۔ پریکٹس کرکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا۔ ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میرے خیال میں اس سے بہت کم بہاس کو کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوں۔ نیازمند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجانپور ٹیرہ کانگڑہ ۲۵

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر تخمینہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۳ من ۲۵ سیر تخمینہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من تخمینہ ... اور دوم ... مبلغ ... روپیہ

مبلغ ... بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے

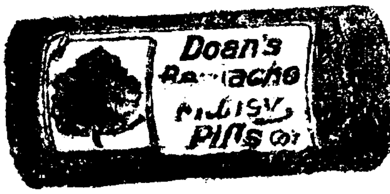
آٹا پیسنے کا خراس



مشتہر ... غلام حسین ... ضلع گوجرانوالہ

صحت کس طرح حاصل کرنا

اکثر اوقات بیماری کے سبب پیشاب کا تیزابی مادہ ہے جس کو کمزور اور ضعیف گردے خون میں سے فطرت جیسا چاہتی ہے اس طرح چھان نہیں سکتے ہیں کیونکہ اس پر ہی جسم کی صحت کا بہت کچھ دارومدار ہے گردوں کے ضعف اور مرض کی علامات حسب ذیل ہیں۔ پشت میں درد نیند نہ آنا۔ پیشاب کم آنا اور اس کا رنگ خراب یا دھندلا ہونا۔ ہمیشہ تھکان معلوم ہونا۔ دل کی کمزوری۔ درد سر۔ پٹھوں کی بیماریاں۔ نظر کا دھندلا پن۔ چکر آنا۔ جوڑوں میں درد یا سختی۔ حافظہ خراب ہو جانا اور جسم کی تمام نقاہت وغیرہ۔ اگر توجہ نہ کی گئی تو پیشاب کے امراض گٹھیا۔ ہمیشہ سر۔ ذیابیطس اور گردوں کا الخطل ... اور مستورات کی اس قسم کی بیماریاں کہ جن کو اکثر غلطی سے ایامی امراض خیال کئے جاتے ہیں۔ پیدا ہوتی ہیں ڈوان کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوانس بیک ایک کڈنی پلس) گردوں اور پیشاب کے اعضا کو قوت بخشتی ہیں اور پیشاب کا تیزابی مادہ خون میں سے نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ جس وجہ سے عمدہ صحت حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہوں تو گردوں کو اچھا رکھیے۔ ڈوان کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں۔ (ڈوانس بیک ایک کڈنی پلس) جو کہ ان کے لئے مجرب دوائیں اُن کو اچھا رکھتی ہیں۔



بارہ آنہ والی

دوا فروش بیوپاریوں کے علاوہ تمام دوا فروش فروخت کرتے ہیں یا ڈوان۔ پی۔ او۔ باکس ۲۰ بمبئی کے پاس سے

ڈوان کا مرہم (ڈوانس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا اچھا جن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ بادہ۔ گھرجوا۔ کیڑ۔ چیٹہ۔ داد۔ اور ہر قسم کی سب طرح کی سوزش نکلیں۔ شدید۔ اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس قیمت عا روپیہ فی ڈبیہ۔

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جس کی کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں اس تریاق بینظیر و سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کی جائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور و لعاب سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بیہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم اشاعت اس کا نیدکرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی ... روپیہ۔ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت

(نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ نرخ اجرت سے مطلع فرمادیں۔

المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری کھل کر دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزمائیے پھر منگائیے بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوت ... کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون تیار کیا ہے جس کے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے مناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگے اور ہر قسم کی باہیہ شکایات کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھا رہیں ... جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پسند ہو طلب فرمائیں قیمت فی بکس ایک روپیہ۔ عمم

طلا طلسمی پیرانہ سالی کمزوری اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں ... اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتی ہیں ہمارا اس طلا طلسمی سے نابود ہو ... اور معجون طلسمی کھائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزمائیں۔ قیمت ... دو روپیہ **سرمہ سلیمانی** آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ... **منجن دندان** دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی منجن کا کام ہے فی بکس ۴ر

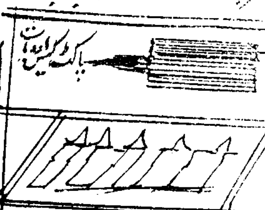
المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلیسنس ... دہلی

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت دیئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنیوالے کو انعام دیئے جائینگے بشرطیکہ وہ کم از کم خود پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے۔ معمہ یہ ہے:-
اس اشتہار میں ایک تین حرفہ لفظ درج ہے جسکو صحیح دستار کھاجائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اس کا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو زہر قاتل کے معنے بنتے ہیں۔ بتاؤ وہ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

نوٹ:- حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۰ء تک مینیجر شفاخانہ جوہر امرتسر کے پتہ پر آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پیکٹ پارسل روانہ کر دیا جاویگا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو دیا جاویگا۔ اور اگر ایک سے زیادہ اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ یہ حل کنندگان معمہ کی کثرت پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔



اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی پاکٹ کیس ادویات یا جوہری

مصدقہ حضور والسرائے
ناظم السلطنت ہندوستان و انگلستان و آف پٹیالہ و دیگر والیان و نوابان و درباریان و رؤسا و امراء و عہدہ داران گورنمنٹ و ایڈیٹران اخبارات

خدا شاہد ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پاچکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ کیس ہو اسکو حتی الامکان پھر کسی اور نسخہ کا تردد نہ کرنا پڑیگا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اس کو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی نہایت مجرب دوائیں موجود ہیں۔ اسکا طریقہ ترکیب استعمال ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجائے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دیکر ان اشخاص کیلئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہوں جہاں حکیم و ڈاکٹر دستیاب نہ ہوں یا ان عیالداروں کے لئے جن کو اکثر امراض کی شکایتوں کیواسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے۔ جس کی ادویات سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاسوں کما رہے ہیں۔

امراض

امراض چشم - اسہال - کرم شکم - کمی باہ - سرعت - رقت - سستی - نامردی - احتلام - آتشک - سوزاک - درد کمر - ہیضہ - بندش حیض - قے - بدہضمی - کھانسی - بخار ہر قسم - سر درد - پیچش - طاعون - درد سر - درد شقیقہ - عمدہ جلاب - درد دانت - بواسیر ہر قسم - گنٹھیہ - بے خوابی - سنگ مثانہ - درد شکم - کمزوری معدہ - بھگندر - زنبور گزیدہ - درد زہ - درد اعصاب - جذام - بالچھڑ - قبض - رکاوٹ بول - جریان - رعشہ - بچوں کی پسلی چلنا - اور ہر قسم ضعف کے کل امراض۔ پاکٹ کیس نہایت خوبصورت نارمل کلاتھ کا بنا ہے جس پر سنہری کام عجب بہار دیتا ہے۔

قیمت پاکٹ کیس خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) محصول ۵/ خورد پانچ روپیہ (صہ) محصول ۸/ کلاں دس روپیہ (عنا) محصول ۱/

ایکہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کر دینے کے اس شخص کو دیا جاویگا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کرے (اگر ایسا نہ کرے) میں قیمت واپس کرنے یا ایکہزار روپیہ ادا کرنے میں دیر یا پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔
جوہر

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دیئے گئے:-
اکیس روپیہ نقد مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار نہال سنگھ صاحب مقام اٹاری ضلع منٹگمری سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ امیر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب بلیڈر لاہور

انعام بسنتی سالگرہ شفاخانہ جوہر

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر ... اسٹیشن ملک پرچا

ملنے کا پتہ:- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرت سر (پنجاب)

ابوالرحمن ... پریس قادیان میں ... شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا